www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

مولانا عبدالولی حقانی

لشکرِ قسطنطنیہ اور امارتِ یزید کا مسئلہ

ڈاکٹر عبداللہ دامانوی کے مضمون کا ایک ناقدانہ جائزہ

ماہنامہ 'محدث' لاہور، شمارہ جنوری ۲۰۱۰ء میں ڈاکٹر ابوجابر عبداللہ دامانوی کا مضمون ''کیا یزید بن معاویہ لشکر مغفور لہم کے سالار ہیں؟'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے حوالے سے چند گزارشات پیش خدمت ہیں:

یزید بن معاویہ کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا یہ فیصلہ مبنی بر انصاف واِعتدال ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

لا يُخَص بمحبة ولا يُلعَن ومع هٰذا فإن كان فاسقًا أو ظالمًا فالله يغفِر للفاسق والظالم، لا سيما إذا أتٰى بحسناتٍ عظيمة، فالواجب الاقتصاد في ذلك والإعراض عن ذكر يزيد بن معاوية وامتحان المسلمين به، فإن هٰذا من البدع المخالفة لأهل السنة والجماعة (مجموع الفتاویٰ:۴۱۳/۳)

''یزید کو نہ محبت کے ساتھ خاص کیا جائے اور نہ اس پر لعنت کی جائے۔ اس کے باوجود اگر وہ فاسق یا ظالم ہے تو اللہ تعالیٰ فاسق اور ظالم کی بھی مغفرت فرماتا ہے، خصوصاً جب اس نے بڑی بڑی نیکیاں بھی کی ہوں۔ لہٰذا اس بارے میں راہِ اعتدال اختیار کرنا واجب ہے، اس طرح یزید بن معاویہ کے تذکرے سے اور مسلمانوں کو اس کے ذریعے سے امتحان میں ڈالنے سے اِعراض کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ ایسی بدعتوں میں سے ہے جن کی اہل السنۃ والجماعۃ نے مخالفت کی ہے۔''

❶ دامانوی صاحب نے صحیح بخاری کی حدیث: «أوّل جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم» (صحیح بخاری:۲۹۲۴) ''میری اُمت میں سے سب سے پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا، ان کی مغفرت ہوگی۔'' کو درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''منکرین حدیث میں سے محمود احمد عباسی اور اس کے ہم نوا ناصبی حضرات نے اس حدیث کا مصداق یزید بن معاویہ کو قرار دیا ہے۔'' (محدث،ص۴۹)

دامانوی صاحب کی یہ بات درست نہیں ہے بلکہ محمود احمد عباسی سے بہت پہلے مہلب بن احمد، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ابن کثیر، حافظ ابن حجر اور علامہ قسطلانی رحمہم اللہ وغیرہ نے بھی اس حدیث کا مصداق یزید بن معاویہ کو قرار دیا ہے۔جیسا کہ اس کا اعتراف خود دامانوی صاحب نے مطبوعہ مضمون کے صفحہ نمبر۵۴،۵۵ پر بھی کیا ہے۔

❷ آگے چل کر دامانوی صاحب لکھتے ہیں: ''قسطنطنیہ پر پہلا حملہ سیدنا معاویہؓ نے کیا تھا۔'' اور دلیل کے طور پر حافظ ابن کثیرؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

''اور ۳۲ ہجری میں سیدنا معاویہ نے بلادِ روم پر چڑھائی کی، یہاں تک کہ وہ خلیج قسطنطنیہ تک پہنچ گئے۔'' (البداية والنهاية:۱۵۹/۷،محدث،ص۵۹)

پہلی بات تو یہ ہے کہ حافظ ابن کثیرؒ کی یہ بات بلاسند ہے اور دامانوی صاحب کے بقول ''بے سند روایت کا وجود اور عدم برابر ہے۔'' دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام۔ یعنی دعویٰ قسطنطنیہ پر حملہ اور دلیل میں بلادِ روم پر چڑھائی کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ذکرِ عام سے خاص کا ثبوت کیسے ہوتا ہے؟

❸ پھر حافظ زبیر علی زئی کے حوالے سے جناب دامانوی لکھتے ہیں کہ ''یہ حملہ ۳۲ھ بمطابق ۶۵۲ء،۶۵۳ء میں ہوا تھا۔'' اور دلیل میں بے سند، منقطع اور ناقابل حجت تاریخی روایات ذکر کرتے ہیں جو اِن کے اپنے فیصلے کے مطابق بھی دلیل نہیں بن سکتیں۔دلیل کی قوت کا تو یہ حال ہے،لیکن اس دلیل کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ ''صرف اس ایک دلیل سے ہی روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ اوّل جیش والی حدیث مبارکہ تو یزید پر فٹ کرنا صحیح نہیں ہے۔'' لیکن دلیل کیسی ہے: بے سند اور منقطع تاریخی روایت جو کہ مدعا پر واضح بھی نہیں۔

❹ مزید لکھتے ہیں:

''یہ حملہ قسطنطنیہ پر مضیق القسطنطينية کی طرف سے ہوا تھا، یہ مقام اس شہر سے قریب ہے۔'' جیسا کہ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: ''فيها كانت وقعة المضيق بالقرب من

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسطنطينية وأميرها معاوية" (تاریخ اسلام از ذہبی، عہد خلفائے راشدین، ص ۳۷۱)

''اس سن میں مضیق کا واقعہ ہوا جو کہ قسطنطنیہ کے قریب ہے اور اس کے امیر معاویہؓ تھے، لہٰذا یہ حملہ بھی قسطنطنیہ پر ہی تھا۔'' (محدث، ص ۵۹،۶۰)

واضح رہے کہ حافظ ذہبی کے اس کلام میں اپنی طرف سے ان الفاظ کی پیوند کاری کی گئی ہے: ''لہٰذا یہ حملہ بھی قسطنطنیہ پر ہی تھا۔''

اس استدلال میں اہل بدعت کے طرزِ استدلال سے مشابہت نمایاں ہے۔ کیا یہ حضرات بتا سکتے ہیں کہ مضیق قسطنطنیہ (جہاں پر حملہ ہوا تھا) کے درمیان اور قسطنطنیہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ مضیق قسطنطنیہ اور قسطنطنیہ دو الگ الگ مقامات ہیں اور ایک پر حملہ سے دوسرے پر حملہ لازم نہیں آتا۔

❺ آگے چل کر دامانوی صاحب لکھتے ہیں:

سیدنا معاویہؓ کا قسطنطنیہ پر دوسرا حملہ: اس کے تحت امام بخاری کی تاریخ صغیر و تاریخ کبیر سے ایک روایت ذکر کرتے ہیں۔ جسے ہم ان کے ترجمے کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

"حدثنا عبد الله بن صالح حدثني معاوية عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني قال سمعتهُ في خلافة معاوية بالقسطنطينية وكان معاوية غزا الناس بالقسطنطينية: إن الله لا يعجز هذه الأمة من نصف يوم."

''سیدنا ثعلبہ خشنیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہؓ کو ان کے دورِ خلافت میں قسطنطنیہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ لوگوں کو قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لیے روانہ کر رہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس اُمت کو آدھے دن کے بقدر بھی عاجز نہیں کرے گا۔'' (محدث، ص ۶۰)

ایک مبتدی طالب علم جس نے کسی مدرسے میں باقاعدہ ماہرین فن سے پڑھا ہو، اگر وہ بھی اس عبارت پر غور کرے گا تو مترجم کی کوتاہی اور قواعدِ فن سے بے خبری اس پر واضح ہو جائے گی۔ درحقیقت جبیر بن نفیر، یہ بات ابو ثعلبہ خشنیؓ کے بارے میں بیان کر رہے ہیں۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ کی خلافت کے زمانے میں ابو ثعلبہ خشنیؓ سے قسطنطنیہ میں سنا اور معاویہ نے لوگوں کو قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا تھا......

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دامانوی صاحب اس حدیث کے ترجمے پر غور کرتے، تو کبھی بھی ایسی جہالت کا اِرتکاب نہ کرتے۔ چنانچہ دامانوی صاحب نے اس جملہ کو صحیح قائل کی طرف منسوب کرنے میں غلطی کھائی ہے۔

❻ مزید برآں مسنداحمد کی متابعت والی روایت کا ترجمہ بھی درست نہیں کیا گیا۔ صاحب مضمون درج ذیل عبارت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

"إذا رأيت الشام مائدة رجل واحد وأهل بيته"

''جب تو شام میں ایک شخص اور اس کے گھر والوں کے لیے ایک دستر خوان دیکھے۔''

(محدث، ص ٦١)

حالانکہ اس کا درست ترجمہ یوں ہے:

''جب تو (ملک) شام کو ایک آدمی اور اس کے اہل بیت کے لیے دستر خوان دیکھے۔'' یعنی ملک شام ایک آدمی اور اس کے خاندان کے زیر تسلط ہو جائے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلے ترجمہ میں ملک شام کے اندر ایک شخص اور اس کے اہل خانہ کے ایک دستر خوان کا ذکر ہے، جبکہ صحیح ترجمہ کی رو سے ملک شام کو ہی ایک شخص اور اس کے اہل خانہ کے لئے بطور ایک دستر خوان ذکر کیا گیا ہے۔

❼ دامانوی صاحب 'سیدنا معاویہؓ کا قسطنطنیہ پر تیسرا حملہ' کے ضمن میں لکھتے ہیں:

إن أبا أيوب خالد بن زيد الذي كان رسول الله ﷺ نزل في داره، غزا أرض الروم فمَرَّ على معاوية فجفاه معاوية ثم رجع من غزوته فجفاه

''بے شک ابوایوب انصاری خالد بن زید وہ ہیں کہ جن کے ہاں ان کے گھر پر رسول اللہ ﷺ اُترے تھے (اور اُنہوں نے نبی ﷺ کی کئی دن تک میزبانی فرمائی تھی)۔ اُنہوں نے ارضِ روم میں جنگ کی، پس معاویہ ان پر گزرے......'' (محدث، ص ٦٢)

یوں تو باقی الفاظ کا ترجمہ بھی کوئی علمی اور پسندیدہ نہیں، لیکن اس لفظ کا ترجمہ تو بالکل غلط ہے: فمَرَّ على معاوية ''معاویہ ان پر گزرے''، حالانکہ اس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ وہ (یعنی ابوایوب انصاریؓ) معاویہ پر گزرے، یعنی ''معاویہؓ کے ہاں سے گزرے۔''

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اسی روایت سے نتیجہ اَخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس روایت سے واضح ہورہا ہے کہ سیدنا ابوایوب انصاریؓ، سیدنا معاویہؓ کے ساتھ بھی قسطنطنیہ کے جہاد میں شریک ہوئے تھے اور پھر اس جہاد میں حصہ لے کر وہ معاویہؓ کے ساتھ واپس بھی آ گئے۔'' (ص۶۲)

حالانکہ نہ تو اس روایت سے ابوایوب انصاریؓ کا معاویہؓ کے ہمراہ جانا اور آنا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی معاویہؓ کا جانا ثابت ہوتا ہے بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہورہا ہے کہ معاویہؓ نہیں گئے تھے اور ابوایوب انصاریؓ ارضِ روم میں جہاد کرنے کے لیے گئے تھے۔ جاتے وقت بھی مستقر معاویہ میں وہ معاویہؓ سے ملے اور واپسی پر بھی۔

۸ اور حملہ یہاں پر بھی ارضِ روم پر ہے، قسطنطنیہ کا ذکر ہی نہیں۔ اس وقت سیدنا علیؓ بھی زندہ تھے اور اسی بے رخی کی وجہ سے ابوایوب انصاریؓ، سیدنا علیؓ کی جانب سے بصرہ پر مقرر کردہ عامل عبداللہ ابن عباسؓ سے جا ملے تھے۔

۹ دامانوی صاحب قسطنطنیہ پر چوتھا حملہ سیدنا عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید کے زیر امارت ہونا بیان کرتے ہوئے اس کے تحت سنن ابوداؤد کی اسلم ابوعمران والی روایت ذکر کرتے ہیں، جس میں ہے: ''وعلى الجماعة عبد الرحمٰن بن خالد بن الوليد''

''جماعت پر عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید امیر تھے۔''

اسی روایت میں ابوعمران یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ

''فلم يَزل أبو أيوب يجاهد في سبيل الله حتى دُفن بالقسطنطينية''

''پس ابوایوب مسلسل (بغیر کسی انقطاع کے) اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک قسطنطنیہ میں دفن ہوئے۔''

اس روایت سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن خالد جب جماعت پر امیر تھے، یہ غزوہ جاری رہا اور ابوایوب انصاریؓ اس میں وفات پا گئے۔ جبکہ صحیح بخاری کی محمود بن ربیع والی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فحدثتها قومًا فيهم أبو أيوب صاحب رسول الله ﷺ في غزوته التي

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُوفي فيها ويزيد بن معاوية عليهم بأرض الروم (صحیح بخاری:۱/۱۵۸)

''پس میں نے یہ حدیث ایسے لوگوں کو بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوایوب بھی تھے۔ اس غزوہ میں جن میں وہ وفات پاگئے اور یزید بن معاویہ ان پر امیر تھے۔''

یہاں پر یہ بات قابل غور ہے کہ اسلم ابوعمران کی روایت میں بھی ابوایوب کی وفات کا ذکر ہے اور اس حدیثِ محمود بن ربیع میں بھی ان کی وفات کا ذکر ہے۔ عبدالرحمٰن بن خالد کی اِمارت والے غزوہ میں ان کی عدم واپسی اور مسلسل جہاد اور پھر وفات ثابت ہے اور اس حدیث میں بھی۔ لہٰذا یہ دونوں روایات ایک ہی غزوے یا واقعے کے متعلق ہیں۔ اَب رہ گئی یہ بات کہ عبدالرحمٰن بن خالد بھی امیر ہیں اور یزید بن معاویہ بھی تو اس میں منافات نہیں بلکہ تطبیق ممکن ہے۔ چونکہ یہ نہایت اہم غزوہ ہے، اس بنا پر سیدنا معاویہؓ نے اس کے لیے بہت بڑا لشکر بھیجا تھا اور اہل مصر کی جماعت پر عقبہ بن عامر امیر تھے، اہل شام کی جماعت پر فضالہ بن عبید اور مدینہ سے آنیوالی جماعت پر عبدالرحمٰن بن خالد امیر تھے جبکہ تمام لوگوں پر یزید بن معاویہ امیر تھے۔

اس تطبیق سے اس اشکال کا حل بھی نکل آتا ہے کہ جامع ترمذی کی روایت میں وعلى الجماعة فضالة بن عبيد ''جماعت پر فضالہ بن عبید امیر تھے۔'' کے الفاظ آئے ہیں اور دامانوی صاحب یا ان کے اُستاذ صاحب نے ان الفاظ کو وہم قرار دیا ہے، کیونکہ وعلى الجماعة فضالة بن عبيد اور وعلى أهل الشام فضالة بن عبيد میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ الجماعة سے مراد اہل شام ہی کی جماعت ہے اور عبدالرحمٰن بن خالد بھی الجماعة پر امیر تھے، لیکن وہ الجماعة جو مدینہ سے نکلی تھی جیسا کہ اسلم ابوعمران کے الفاظ اس کی تائید کرتے ہیں۔

غزونا من المدينة نريد القسطنطينية سے پتہ چلا کہ ہم مدینہ سے جہاد کے لیے قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوئے اور الجماعة پر عبدالرحمٰن بن خالد امیر تھے، یعنی وہ جماعت جو مدینہ سے نکلی تھی۔ یہی بات دکتور صلابی نے اپنی کتاب میں لکھی ہے:

''يعني الجماعة الذين غزوا من المدينة یعنی وہ جماعت جو مدینے سے جہاد کے لیے نکلی تھی، جبکہ قائدِ عام یزید بن معاویہ ہی تھے۔'' (الدولة الأموية:۲/۳۶)

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامانوی صاحب ''اس وضاحت سے کئی باتیں ثابت ہوئیں'' کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں:

''قسطنطنیہ پر ان حملوں کے دوران پوری جماعت پر عبدالرحمٰن بن خالد امیر تھے۔''(ص ۷۰)

حالانکہ اس کی اُنہوں نے کوئی صریح دلیل پیش نہیں کی۔ پھر لکھتے ہیں:

''شروع کے حملوں میں یا اوّل جیش میں یزید بن معاویہ شامل نہ تھے، کیونکہ یہ واقعات ۴۴ھ ۴۵ھ ۴۶ھ کے دوران پیش آئے تھے اور یہ حملے یزید بن معاویہ کے ۴۹ھ کے حملے سے پہلے ہوئے تھے۔'' (ص ۷۱)

تو عرض یہ ہے کہ دامانوی صاحب اپنے ان دعووں پر کوئی قابل اعتبار صحیح اور متصل سند والی کوئی روایت پیش کریں، کیونکہ ان کے بقول ''بے سند روایت کا وجود اور عدمِ وجود برابر ہے۔''

بہرحال کچھ مزید غلطیاں بھی ان کی تحریر میں موجود ہیں، لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ جو تطبیق ہم نے بیان کی ہے، اگر کسی کو اس سے اتفاق نہ ہو تو نہ کرے۔ اگر وہ کسی کو جنتی نہیں مانتے تو نہ مانیں، لیکن کسی کو بزور جہنمی ثابت کرنے کی بھی کوشش نہ کریں۔ ہم تو ان تمام کے بارے میں یہی کہتے ہیں کہ

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۴۱)

''یہ امت ہے جو گزر چکی جو انہوں نے کیا ان کے لیے ہے اور جو تم نے کیا تمہارے لیے، تم ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہ کیے جاؤ گے۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (المائدۃ:۵/۱۱۸)

''اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرمادے تو تو غالب ہے حکمت والا ہے۔''

نوٹ: سابقہ شمارہ مارچ ۲۰۱۰ء پر غلطی سے 335 کی بجائے 336 شائع ہوا

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ